خطبہ جمعہ

۱۹۹۹ء کا سال بہت زیادہ برکتوں کا سال ہے

اللہ جب فیصلہ کرے گا کہ جماعت کو خوشخبریاں ملیں تو کوئی دنیا کا ہاتھ نہیں جو ان خوشخبریوں کو روک سکے

سو سال پہلے جس سال مسیح موعود علیہ السلام کو کوئی الہام ہوا، بعینہ اسی سال خدا تعالیٰ نے اِس صدی میں اُس کے پورا ہونے کے عظیم الشان ذرائع میا فرما دئے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم رجنوری ۱۹۹۹ء بمطابق یکم رصلح ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَقَامُوْا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ۔ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ﴾۔ (سورة فاطر: ۳۰،۳۱)

قرآن کریم کی جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان کو اس وجہ سے خاص طور پر آج کے جمعہ کا موضوع بنایا ہے کہ آج وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہونا ہے اور مالی قربانیوں کے تقاضے جو ہر لحاظ سے جماعت میں بڑھتے چلے جارہے ہیں وہ تقاضے کس طرح پورے ہو رہے ہیں اور کس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کے اموال میں بھی غیر معمولی برکت عطا فرماتا چلا جارہا ہے۔ یہ مضمون ہے جو کچھ میں اس آیت کے حوالے سے بیان کروں گا اور کچھ وقف جدید کے جو اعداد و شمار آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس سے بھی مضمون از خود کھل جائے گا۔ میں اس آیت کریمہ کے تعلق میں وقف جدید کے اعداد و شمار تو شروع میں پیش کروں گا لیکن اس آیت کریمہ میں اور اس کے علاوہ بہت سی خوشخبریاں جو اس نئے سال سے ہمارے لئے وابستہ ہو چکی ہیں ان کا ذکر میں بعد میں کروں گا ورنہ پھر عموماً وقف جدید یا تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کے وقت ان کے کوائف پیش کرنے کا وقت نہیں رہتا اور چونکہ یہ خاص اُن کا دن ہے اس لئے ضروری ہے کہ تفصیل کے ساتھ ان کے کوائف کا ذکر کروں اور بعد میں انشاء اللہ یہ جو عمومی مضمون ہیں اور خوش خبریوں کے غیر معمولی مضامین ہیں ان پر میں روشنی ڈالوں گا۔

توسب سے پہلے تو تمام دنیا کی جماعتوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور نیا سال مبارک ہو۔ اور جب میں نیا سال مبارک کہتا ہوں تو سب بنی نوع انسان کے لئے ہی مبارک ہو اگرچہ بظاہر اس کے مبارک ہونے کے آثار دکھائی نہیں دے رہے، لیکن جماعت احمدیہ کے لئے تو بہر صورت مبارک ہے اور یہ برکتیں بڑھتی جارہی ہیں اور بڑھتی چلی جائیں گی اور انشاء اللہ اگلی صدی تک پھیل جائیں گی۔ یہ تفصیلی ذکر میں انشاء اللہ بعد میں کروں گا، اب پہلے رپورٹ ہے۔

وقف جدید کی پچھتر ممالک کی رپورٹوں کے مطابق کل وصولی دس لاکھ ۴۳ ہزار پاؤنڈ ہوئی ہے۔ اب یہ جو وصولی ہے اس میں گزشتہ سال سے یعنی سر دست جو اس وقت صورت حال ہے انچاس (۴۹) ہزار پاؤنڈ کی کمی نظر آرہی ہے۔ حالانکہ آج تک کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی سال کو مالی آمد کے لحاظ سے پیچھے کر دیا ہو۔ تو یہ میں صرف آپ کو ذرا اڑانے کے لئے بتا رہا ہوں کہ انچاس ہزار پاؤنڈ کی کمی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے دوسرے رستوں سے مجھے اتنی رقوم مہیا کر دیں اور میرے تابع مرضی کر دیں کہ جن کے نتیجے میں وقف جدید میں جب میں نے ان کو ڈالا تو کمی کی بجائے ہزارہا پاؤنڈ کا، بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ اضافہ ہوا۔ اور سال کے آخر پر اب ہم یقینی طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس سال اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کو بھی پیچھے نہیں رہنے دیا بلکہ قدم بہت آگے بڑھا دیا ہے۔ پیچھے رہنا جو بظاہر نظر آرہا ہے اس کی اب وجہ بتاتا ہوں آپ کو۔ اس پیچھے رہنے کی وجہ میں بھی ایک بہت بڑی برکت ہے۔ اور اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ جو ہم نیا مالی نظام جاری کر رہے ہیں وہ مالی نظام کتنا خوش آئند ہے اور انشاء اللہ اس کی برکتیں آگے کس طرح پھیلیں گی اور پھیلتی چلی جائیں گی۔

جو کمی نظر آئی ہے یہ اصل میں امریکہ کے وقف جدید کی آمد میں کمی آئی ہے اور وہ کمی میری ہدایت کی اطاعت کرنے کی وجہ سے واقع ہوئی ہے۔ اور یہ بھی ایک بڑی شان ہے امریکہ کی جماعت کی کہ جو کہا جائے اسی طرح کرتے ہیں۔ بظاہر دنیا کے لحاظ سے ان کو وقف جدید کی آمد کے اعتبار سے بہت پیچھے قدم اٹھانا پڑا ہے لیکن دو باتیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ان کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دیا۔ ایک یہ کہ باوجود پچھلے سال سے بہت کم ہونے کے آج بھی ساری دنیا میں امریکہ کا وقف جدید کا چندہ سب سے زیادہ ہے۔ پاکستان نمبر دو پہ ہی تھا دو پہ ہی رہا۔ امریکہ اس پہلو سے پیچھے نہیں ہٹا اور اللہ نے اس کو پیچھے نہیں ہٹنے دیا۔ دوسرا اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو کمی ہوئی ہے اس کی میں اب کہانی آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ کیوں واقع ہوئی اور اس کے نتیجے میں ہمیں ضمنی فائدے کیا پہنچے ہیں۔ پہلے چند عمومی کوائف آپ کے سامنے رکھ دوں پھر یہ ساری باتیں میں تفصیل سے کھولوں گا اور جوں جوں کھولوں گا آپ کا دل خوشی سے بھرتا چلا جائے گا کہ بظاہر ایک چیز بری دکھائی دے رہی تھی اُس کے دامن میں اللہ تعالیٰ نے کتنی خیر کے سامان پیدا کر دئے۔

جہاں تک موازنے کا تعلق ہے پہلے میں یہ اعداد و شمار آپ کے سامنے رکھ دوں۔ رکھنے تو پڑتے ہیں بہر حال، مگر بہت سے لوگ اعداد و شمار سے مناسبت نہیں رکھتے اس لئے کچھ ان میں اکسانیت سی پیدا ہو جاتی ہے، وہ بور ہونے لگتے ہیں اعداد و شمار سے۔ اس لئے میں نے اب رفتہ رفتہ اعداد و شمار کا حصہ کم کر دیا ہے۔ صرف اسی پہلو سے بیان کر رہا ہوں جس سے عامۃ الناس کو بھی سمجھ آجائے کہ یہ اعداد و شمار ہمارے لئے بہت خوش کن ہیں۔

وقف جدید کی آمد جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے دس لاکھ ۴۳ ہزار پاؤنڈ ہوئی ہے اور یہ گزشتہ سال سے کم دکھائی دینے کے باوجود عملاً زیادہ ہے۔ جو نمایاں کمی نظر آرہی ہے وہ ایک لاکھ پندرہ ہزار پاؤنڈ کی وہ کمی ہے جو امریکہ کی آمد میں ہوئی ہے۔ ایک لاکھ پندرہ ہزار پاؤنڈ کی کمی ہونی چاہئے تھی مگر ہوئی صرف انچاس ہزار ہے۔ یہ خوش کن پہلو ہے کہ کمی جو زیادہ ہونی چاہئے تھی اس کو خدا نے کم کر دیا اور پھر اس کو پورا کرنے کے لئے دوسرے سامان پیدا کر دئے۔ باقی سب جماعتوں کو اپنی گزشتہ آمد کے مقابل پر ہر پہلو سے اس سال زیادہ آمد پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔ سب سے زیادہ تعجب انگیز حال پاکستان کا ہے وہاں آپ کو پتہ ہے کہ آج کل روپے سے کیا کھیل کھیلے جارہے ہیں اور Jugglery ہو رہی ہے ایک قسم کی، جیسے ایک کرتب دکھانے والا کرتب دکھاتا ہے اس طرح یہ رپوؤں کے کارڈ جیب میں ڈالتے اور کچھ کا کچھ نکال کے دکھاتے جاتے ہیں اور نتیجۃً روپے کی قیمت دن بدن گرتی چلی جارہی ہے۔ اس خیال سے مجھے خطرہ تھا کہ پاکستان کی مجموعی وقف جدید کی آمد میں کمی نہ واقع ہو جائے کیونکہ ہم نے اب روپوؤں میں حساب رکھنے کی بجائے پاؤنڈوں میں حساب رکھنا شروع کیا ہوا ہے۔ مگر خوشی کی خبر یہ ہے کہ جماعت پاکستان پچھلے سال کے مقابل پر کئی ہزار پاؤنڈ اس دفعہ زیادہ دینے کی توفیق پا چکی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس لحاظ سے ان کو شرمندہ نہیں ہونے دیا۔

ایک اور پہلو جو اضافے کا ہے وہ بہت ہی خوشکن ہے اور اس کی طرف میں بارہا توجہ دلا چکا ہوں۔

چندے میں اضافہ اپنی ذات میں خوشکن ضرور ہے مگر چندہ دینے والوں میں جو اضافہ ہے وہ بہت زیادہ خوشکن ہے۔ اس کا مطلب ہے زیادہ سے زیادہ اللہ کے بندے خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر تیار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ اضافہ جو ہے اس سال بہت نمایاں ہے۔ سال ۱۹۹۷ء میں وقف جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد دو لاکھ بائیس ہزار چھ سو تھی۔ سال ۹۸ء میں وقف جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد دو لاکھ تہتر ہزار تین سو ہے اس طرح صرف چندہ دہندگان میں اضافہ پچاس ہزار سے زائد ہے۔ اب اندازہ کریں کہ کس طرح خدا تعالیٰ جماعت کو ہر پہلو سے برکت پر برکت عطا فرماتا چلا جارہا ہے اور یہ چیز وہ ہے جو میں سمجھتا ہوں چندوں کے اعداد و شمار کے بڑھنے کے مقابل پر بہت زیادہ خوشکن ہے۔ پچاس ہزار ایسے احمدی جو پہلے خدا کی راہ میں مالی قربانی کا لطف نہیں اٹھایا کرتے تھے وہ اب وقف جدید میں شامل ہو کر لطف اٹھا رہے ہیں اور پھر آگے اپنے بچوں کو بھی اس کا عادی کر رہے ہیں۔ جو پاکستان کا اضافہ ہے وہ میں آپ

کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ امسال روپے کی قیمت گرنے کے باوجود پاکستان کی جماعتوں کو گزشتہ سال کے مقابل پر انیس ہزار پاؤنڈز سے زیادہ دینے کی توفیق ملی ہے۔

انگلستان کی جماعت نے تو اس دفعہ کمال کر دکھایا ہے پچاس ہزار پاؤنڈ گزشتہ سال انہوں نے پیش کئے تھے اس سال ایک لاکھ پاؤنڈ پیش کر رہے ہیں یعنی دگنا کر دیا ہے۔ اگرچہ Table میں جوان کی پوزیشن ہے اس کو نہیں بدل سکے لیکن قربانی بڑھانے کے لحاظ سے بہت نمایاں کام کیا ہے۔ اس کے علاوہ انگلستان کی جماعت نے ایک ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے جو آگے وقف جدید ہی کے کام آنے والا ہے۔ انہوں نے اس دفعہ جماعت کے لئے بہتر ہزار (۷۲۰۰۰) پاؤنڈ کی رقم پیش کی ہے کہ افریقہ کے ممالک میں وقف جدید سے جو ہم خرچ کیا کرتے تھے اس کا بوجھ، اس طرح کا بہت کم ہو جائے گا۔ اور غریب ممالک میں آئندہ بہت خرچ پڑنے والے ہیں، عید آنے والی ہے، اس کے پیش نظر ہمارا دستور ہے کہ بکثرت غریب ممالک میں خرچ کرتے ہیں تاکہ وہ عید کی اچھی تیاری کر سکیں تو اس میں بھی جماعت انگلستان کا بہتر ہزار پاؤنڈ داخل ہے۔

اس کے علاوہ مجھے کل ہی امیر صاحب کی ایک چھٹی ملی ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ میں نے جو یہ ایک خطبے میں بتایا تھا کہ عیسائی ممالک کرسمس منانے کے تعلق میں غریب عیسائی بچوں کے لئے دنیا بھر میں کرسمس کے تحفے بناتے ہیں تو انہوں نے کہا ہے جماعت انگلستان نے بھی یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اسی سال ابھی سے ہم اس تحریک میں بھی کسی دوسرے سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ چنانچہ انہوں نے پیکٹ بنانے شروع کر دئے ہیں اور اس کے علاوہ کچھ نقد رقم بھی ساتھ رکھی جائے گی۔ اس طریق پہ دنیا بھر کے غریب مسلمان ممالک میں جماعت انگلستان کی طرف سے یہ تحفہ پیکٹس کی صورت میں تقسیم ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ تو یہ بہت بڑی خوشخبریاں ہیں جو اس سال میں چھپی ہوئی تھیں، ظاہر نہیں تھیں، میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ قدم کسی پہلو سے بھی پیچھے نہیں ہے۔ **ہر پہلو سے خدا کے فضل سے قدم آگے بڑھ رہا ہے۔**

اب امریکہ کی کمی کی سرگزشت سناتا ہوں۔ امریکہ میں وقف جدید کے چندے میں بہت پیش قدمی ہوتی رہی یہاں تک کہ نو لاکھ تک پہنچا دیا انہوں نے۔ اور جب میں نے دیکھا تو مجھے ایک چیز یہ بھی محسوس ہوئی کہ اس میں سے چند بہت زیادہ امیر آدمیوں کا حصہ بہت زیادہ ہے اور امریکن عامۃ الناس یعنی عام احمدی جو ہے ان کا حصہ اس میں کم ہے۔ اور بھی بعض وجوہات تھیں جس کی وجہ سے میں نے ان سے کہا کہ اب بس ذرا ٹھہر کے چلیں، عام چندے بڑھانے کی کوشش کریں۔ عمومی طور پر چندہ عام جب بڑھتا ہے تو اس کو ہم جس مد میں چاہیں ڈال دیں۔ وقف جدید میں ضرورت ہو ادھر منتقل کر دیں، کسی اور طرف ضرورت ہو تو ادھر منتقل کر دیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو بہت بڑی گنجائش ہے اپنی ضرورتیں پوری کرنے کی، اسی میں سے ہم ایم ٹی اے کے لئے بھی خرچ کر سکتے ہیں۔ تو میں نے ان سے کہا کہ وہ چندہ، لازمی چندہ جو ہے اس کو بڑھانے کی کوشش کریں اور اس کے مقابل پر اگر دوسرا وقف جدید یا تحریک جدید کا چندہ کچھ متاثر ہو، کمی ہو تو بالکل پرواہ نہ کریں اللہ تعالیٰ اس کمی کو آئندہ پورا کر دے گا بلکہ اور بھی بڑھا دے گا۔ ایک دفعہ قدم مضبوط بنیادوں پر رکھیں پھر آگے یہ سلسلے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس ہدایت پر پوری طرح عمل کیا اور جو اس سلیٹی رنگ کے بادل کی سلور لائننگ ہے، انگریزی میں محاورہ ہے Gray Cloud کی سلور لائننگ بھی ہوا کرتی ہے، دیکھنے میں سلیٹی رنگ کا بادل ہے مگر کناروں پر سورج کی شعاعیں چمک رہی ہوتی ہیں تو امریکہ کا بعینہ یہی حال ہے اس گرے کلاؤڈ کے کناروں پر بہت خوبصورت روشنی کی ایک جھالر بچھ گئی ہے اور وہ کیا ہے؟ وہ میں آپ کے سامنے اب رکھنے لگا ہوں۔

نو لاکھ ڈالر کا جب مجموعی چندہ وقف جدید کا امریکہ کی طرف سے پیش کیا جا رہا تھا تو اس کا پچاسی فیصد صرف پندرہ آدمی دے رہے تھے۔ اب اندازہ کریں نو لاکھ ڈالر کا پچاسی فیصد صرف پندرہ آدمی دے رہے تھے۔ یہ خوشخبری بھی سمجھیں مگر اصل میں خوشخبری نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ چند غیر معمولی طور پر مالدار آدمیوں نے بہت زیادہ قربانی کر دی اور جماعتیں تو عامۃ الناس کی قربانی سے آگے بڑھا کرتی ہیں۔ عامۃ الناس کی قربانی کے معیار کو بڑھانا لازم ہے۔ چنانچہ امیر صاحب امریکہ نے یہ دلچسپ خبر دی ہے موجودہ آمد میں عامۃ الناس کا چندہ پہلے جو پندرہ فیصد تھا اب نوّے فیصد ہو گیا ہے۔ اب دیکھیں کتنی غیر معمولی برکت ہے۔ کجا وہ دن کہ صرف پندرہ فیصد ساری جماعت دے رہی تھی اور چند آدمی پچاسی فیصد دے رہے تھے، اب چند آدمی دس فیصد دے رہے ہیں اور ساری جماعت اللہ کے فضل سے نوّے فیصد دے رہی ہے۔ یہ بہت بڑی خوشخبری ہے۔ **الحمدللہ کہ اس سال ہمیں خدا نے یہ خوشخبری بھی دکھائی۔**

مجموعی وصولی کے لحاظ سے جو جماعتیں ہیں ان میں الحمد للہ کہ، امریکہ میں میری ہدایت پر انہوں نے چندے میں کمی کی قربانی کی تھی اس کے باوجود، اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میں امریکہ کی جماعت کو ابھی بھی اوّل رکھا ہے۔ تین لاکھ دو ہزار پاؤنڈ انہوں نے چندہ وقف جدید میں ادا کیا ہے۔ پاکستان اس کے مقابل پر بہت مخالف حالات کے باوجود آگے بڑھنے کے باوجود پھر بھی امریکہ سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ دو لاکھ چھیاسٹھ ہزار چھ سو پونڈ پاکستان کا کل چندہ ہے۔ جرمنی حسب سابق تیسری پوزیشن کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہے۔ ایک لاکھ اٹھہتر ہزار پانچ سو پاؤنڈ جرمنی کی جماعتوں نے ادا کیا ہے۔ برطانیہ نے ایک لاکھ پاؤنڈ ادا کر کے اگرچہ پہلے سال سے دگنا کیا ہے مگر ابھی اپنی چوتھی پوزیشن سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ تو آگے دیکھیں کیا ہوتا ہے پھر۔ اور کینیڈا کو پانچویں پوزیشن بہت پسند ہے، وہ بیٹھا رہتا ہے اس کے اوپر اور اس دفعہ اڑتالیس ہزار چھ صد پاؤنڈ دے کر کینیڈا نے اپنی پانچویں پوزیشن کو برقرار رکھا ہے۔

علاوہ ازیں ہندوستان، سوئٹزرلینڈ، جاپان، ماریشس، ناروے، بنگلہ دیش اور برما کی جماعتیں بھی قابل ذکر ہیں۔ خصوصاً برما نے بہت زیادہ پہلے سے قربانی کی ہے اور بہت نمایاں فرق ڈال دیا ہے اپنے چندوں میں۔ مگر یہ ساری جماعتیں ہر لحاظ سے خوشخبری کی بھی مستحق ہیں اور مبارکباد کی مستحق ہیں۔ خوشخبری تو یہ دے رہی ہیں، ہم ان کو مبارکباد دیتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اللہ آئندہ بھی ان کو ہمیشہ نیکیوں میں آگے بڑھاتا چلا جائے۔

اب چندہ بالغان پاکستان۔ اول کراچی ہے، دوم ربوہ اور سوم لاہور۔ یعنی بڑی عمر کے احمدی جو چندہ دیا کرتے ہیں ان کو چندہ بالغاں کہا جاتا ہے اور اطفال جو چندہ دیتے ہیں اسے چندہ اطفال کہتے ہیں۔ اس کے مختلف دفاتر ہیں اس کی تفصیل میں میں آپ کا سر نہ کھپاؤں گا کیونکہ دفاتر کو سمجھنا، ایک دو تین چار، یہ عامۃ الناس کے لئے مشکل ہے۔ سیدھی بات یہ ہے کہ چندہ بالغاں، چندہ اطفال۔ چندہ بالغاں میں جو پاکستان کے اضلاع کی پوزیشن ہے شہروں میں تو کراچی اول، ربوہ دوم، لاہور سوم۔ اور اضلاع کے لحاظ سے راولپنڈی، اسلام آباد، سیالکوٹ، فیصل آباد، شیخوپورہ، بہاولنگر، گوجرانوالہ، عمرکوٹ، گجرات اور کوئٹہ یہ اسی ترتیب سے ہیں۔ چندہ دفتر اطفال میں جماعتوں کی پوزیشن یہ ہے۔ اول ربوہ۔ اس میں جماعت ربوہ نے کراچی کو پیچھے کر دیا ہے۔ دوم کراچی اور سوم لاہور۔

چندہ دفتر اطفال میں اضلاع کی پوزیشن یہ ہے۔ اول گوجرانوالہ، پھر سیالکوٹ، پھر راولپنڈی، پھر شیخوپورہ، پھر فیصل آباد، پھر اسلام آباد، پھر بہاولنگر، پھر سرگودھا، پھر عمرکوٹ، پھر ملتان۔ اس میں جو پوزیشنوں کا ذکر کیا جا رہا ہے اس میں ایک بات یاد رکھ لیں کہ یہ پوزیشنیں عملاً مالی قربانی کی تفصیل نہیں بیان کرتیں کیونکہ بعض ان میں سے ضلعے بہت چھوٹے ہیں اور چھوٹا ہونے کی وجہ سے انہیں دوسرے بڑے اضلاع پر یہ برتری کام کے لحاظ سے حاصل ہے کہ وہ بہت زیادہ محنت کریں تب جا کر معیار اونچا ہوتا ہے۔ اور چند آدمیوں تک پہنچ کر معیار کو اونچا کرنا نسبتاً آسان ہے مگر بہرحال ایک پوزیشن انہوں نے حاصل کی تھی جس کا ذکر ضروری تھا۔

اب میں چند احادیث نبوی جو مالی قربانی سے تعلق رکھنے والی ہیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

بخاری کتاب الزکوٰۃ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے پاک کمائی میں سے ایک کھجور بھی اللہ کی راہ میں دی اور اللہ پاک چیز ہی کو قبول فرمایا کرتا ہے یقیناً اللہ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا۔ اب دائیں ہاتھ سے کسی چیز کو لینا یا دینا جس کا مطلب یہ ہے کہ بہت خوشی اور دلی طمانیت کے ساتھ ایک چیز کو آپ کریں تو دایاں ہاتھ بڑھا کر چیز کو وصول کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے جب ہاتھ کی بات ہوتی ہے تو یہ ہرگز ہاتھ مراد نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا رجحان، اس کا جذبہ ہے اور جب جذبہ کہتے ہیں تو پھر بھی عام جذبۂ انسانی مراد نہیں تو یہ تمہیدیں مجبوراً کرنی پڑتی ہیں کہ اللہ اور انسانی صفات میں بہت فرق ہے لیکن باتیں ہم انسانی صفات کے حوالے سے ہی کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پیاری پیاری باتیں انسانی صفات کے حوالے سے کہی ہیں تاکہ انسان ان کو سمجھ بھی تو سکیں ورنہ اللہ کی صفات کی تفصیلات بیان کرتے تو کوئی بھی نہ سمجھ سکتا۔ اس تمہید کے ساتھ اب پھر دوبارہ سن لیجئے۔ آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ جو ایک کھجور بھی اللہ کے حضور پیش کرے اللہ اسے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر اسے اس کے دینے والے کے لئے بڑھا دیتا ہے جیسا کہ تم میں سے ایک اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے، اسے بڑا کرتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اس کھجور کو جو بالکل معمولی ہوتی ہے اس کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے اور اس طرح بڑھاتا ہے جیسے چھوٹا سا بچھڑا تمہیں ملے اور تم اس کی پرورش کرو، اسے بڑھا لو۔ مگر وہ تو ایک حد تک ہی بڑھ سکتا ہے۔ ایک مضبوط توانا بیل بن جائے گا اس سے زیادہ تو نہیں ہو سکتا۔ مگر جب اللہ پرورش پر آتا ہے تو فرمایا کہ یہاں تک کہ وہ کھجور پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب لا یقبل الله صدقة من غلول.........) یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا کی نسبت کے لئے کیسی پیاری حدیث ہے۔ انسانی عطا کے مقابل پر اللہ کی عطا کو دیکھنا ہو تو یہ مضمون ہے جس کو پیش نظر رکھنا چاہئے اور اس پہلو سے سب چندہ دہندگان کو جو بڑھے ہیں خواہ انہوں نے چند روپے ہی وقف جدید میں پیش کئے ہیں بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ ان کے اموال میں بھی برکت ڈالے گا اور روحانی جزائیں تو لامتناہی برکتیں ہیں۔

ایک حدیث قدسی ہے، صحیح مسلم سے لی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو دل کھول کر خرچ کر۔ حدیث قدسی سے مراد وہ کلام ہے جو رسول اللہ کو اللہ تعالیٰ نے براہ راست سنایا اور قرآن کریم کے علاوہ بھی مسلسل آپ پر وحی ہوا کرتی تھی۔ وحیٔ قرآن الگ چیز ہے اور وحی کا مسلسل جاری رہنا ایک الگ مضمون ہے۔ تو ایسی وحی جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ

آلہ وسلم اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں اس کو حدیث قدسی کہا جاتا ہے۔ تو حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم تو دل کھول کر خرچ کر جس کے نتیجے میں اللہ بھی تجھ پر خرچ کرے گا۔ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ) اب وہ کتنا خرچ کرے گا، نسبت کی بات ہے۔ آدم جتنا بھی چاہے دل کھول کر خرچ کرے اللہ کو ہرا نہیں سکتا اس لئے جب وہ دل کھول کے خرچ کرے گا تو اسی محاورے کے لحاظ سے اللہ بھی پھر دل کھول کر خرچ کرے گا اور کھجور تو بہر حال بڑھے گی۔ اگر دل کھول کر دیا ہے تو وہ اندازہ کریں کہ کیا کچھ بڑھ جائے گا۔ اور ہمارا تجربہ ہے کہ یہ بڑھنا صرف آخرت سے مقدر نہیں ہے اس دنیا میں بھی بڑھتا ہے کیونکہ اس دنیا میں بڑھنے کے نتیجے میں مومنوں کا آخرت پر ایمان بڑھتا ہے۔ ان کو کامل یقین ہو تا ہے کہ جس نے دنیا میں وعدہ پورا کر دیا ہے وہ آخرت میں کیوں وعدہ نہیں پورا کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: **”جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتاہے وہ سلسلے کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے اور جو ایک روپیہ ماہوار دے سکتاہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے“۔** یہ نصیحت کرنے کے بعد آپ فرماتے ہیں:

”عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے“۔ اور جیسا کہ یہ بات اُس وقت جماعت احمدیہ پر سب سے زیادہ اطلاق پاتی تھی آج بھی اسی طرح یہ مضمون جماعت احمدیہ پر اطلاق پاتا ہے کہ محض اللہ کی خاطر خرچ کرنے والی اور جماعت ہے کونسی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: **”عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا“۔**

اب بظاہر لگتا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے وقت ساتھ وقت اٹھ جائے گا، یہ مراد نہیں ہے۔ یہ تسلسل جاری ہے۔ اگر ایک دفعہ یہ اٹھ گیا پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا، اس کو اٹھنے دینا ہی نہیں۔ اپنی جانوں کے ساتھ، اپنی دلی تمناؤں کے ساتھ، اپنی دعاؤں کے ساتھ اس طرح لٹک جائیں اس کے ساتھ کہ یہ وقت آپ سے کبھی بھی نہ اٹھے اور جب آپ سے نہیں اٹھے گا تو دنیا سے اس وقت کی برکتیں بھی پھر کبھی نہیں اٹھیں گی۔

چنانچہ فرماتے ہیں: ”چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہر حال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلے میں داخل ہوئے ہیں“۔ (کشتی نوح)۔

یہ آغاز کی باتیں تھیں جب زکوٰۃ کے متعلق لوگوں کو پتہ نہیں تھا کہاں خرچ کریں۔ زکوٰۃ خرچ کرنا دراصل بیت المال ہی کا کام ہوتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لئے سب سے اول زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے جو قرآنی حکم ہے اور یہ مضمون سمجھا رہے ہیں کہ زکوٰۃ کا خرچ کرنا مرکز کا کام ہوا کرتا ہے۔ اپنی جگہ زکوٰتیں ادا نہ کرتے پھرو، بیت المال کو زکوٰۃ بھیجو اور اس کے بعد دوسرے جتنے بھی چندے ہیں صدقہ، خیرات، چندہ عام، چندہ خاص، وقف جدید وغیرہ ان سب میں روپیہ بچانے کی کوشش کرو۔ یعنی اپنے فضول خرچوں میں کمی کر دو تا کہ جتنا بھی فضول خرچوں سے بچت ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ اس میں سے پوری کر دے۔

یہ جو فضول خرچی ہے اس کے متعلق میں ضمناً یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ رمضان کا مہینہ ہے، غریبوں کو کھانا کھلانے کے دن ہیں۔ کھانے میں بھی انسان بہت سی فضول خرچیاں کرتا ہے اور سب سے زیادہ فضول خرچی وہ نہیں کہ اچھا کھانا کھائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اچھے کھانے اپنے بندوں ہی کی خاطر پیدا کئے ہیں۔ فضول خرچی میں یہ سمجھتا ہوں کہ اچھا کھانا ہو یا برا کھانا ہو، بچا ہوا چھوڑ دے اور وہ ڈسٹ بن (Dust Bin) میں چلا جائے۔ خصوصاً امریکہ اور انگلستان اور مغربی ممالک میں جتنے بھی امیر ممالک ہیں ان میں یہ عادت ہے۔ اور ان کے بچوں میں بھی یہ عادت ہے۔ میرا تو گھر میں ہر وقت یہ کام رہتا ہے کہ سیٹتا رہتا ہوں ان کی پلیٹیں اور بچا ہوا خود کھا جاؤں تا کہ ڈسٹ بن میں نہ پھینکنا پڑے۔ لیکن آج کل ڈائننگ پر بھی ہوں آخر کہاں تک کھا سکتا ہوں۔ پھر میں کچھ فریزر میں بچا لیتا ہوں۔ سارا بچا ہوا سمیٹ کر جہاں تک میری نظر پڑتی ہے اس کو فریزر میں بچاتا رہتا ہوں تا کہ یہ کھالوں اور اس طرح فضول خرچی نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو فضول خرچی نہ کرنے کی نصیحت فرمائی ہے یہ بھی فضول خرچی ہے جو یاد رکھیں انگلستان کے بچوں کو بہت بیہودہ عادت ہے اس فضول خرچی کی۔ کھاتے ہیں جو پسند آیا، باقی چھوڑ کے پھینک دیا۔ جہاں تک پلیٹ میں کھانا ڈالنے کا تعلق ہے بچوں کو یہ نصیحت کرنی چاہئے اتنا ہی ڈالیں جتنا وہ ختم کر سکتے ہوں اور اس سے زیادہ نہ ڈالیں اور اگر زیادہ ڈال لیں تو پھر کھانا ہی پڑے گا، ختم کرنا ہوگا اس کو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ سنت تھی جتنا پلیٹ میں ڈالتے تھے اس پلیٹ کو خالی کر دیا کرتے تھے اور اسی کی نصیحت فرماتے تھے۔ تو اپنے سامنے کھانے کے برتنوں میں، پلیٹوں میں، اتنا ہی ڈالیں جو ضرورت ہے اور پھر ضائع نہ کریں۔ ضیاع کو اگر آپ ختم کر دیں اور یہ نیا نظام انگلستان میں لوگوں کو سکھا دیں تو انگلستان میں جو فضول خرچی ہوتی ہے، وہ جو بچت ہو گی اس سے بہت سے غریب ممالک کے پیٹ بھر سکتے ہیں۔ یہ نہیں آپ لوگ سوچ سکتے۔ اور انگلستان میں جو گندے پانی کی مصیبت ہے یہ بھی اسی فضول خرچی کی عادت کی وجہ سے ہے۔ اب میں اپنے گھر کی بات بتا رہا ہوں، غسل خانے کی بات شرماتی بتاؤں گا جو آپ کی بھلائی کے لئے بتانی ضروری ہے۔ میں کبھی بھی شاور (Shower) کھول کر غافل نہیں ہوتا کہ چلتی رہے اب بے شک اور پھر نہاؤں اور جب تک میں فارغ نہ ہو جاؤں شاور کھلی رہے۔ ہر دفعہ جب شاور کو بدن پر استعمال کرتا ہوں ضرور بند کرتا ہوں پھر، اور بند کرنے کے بعد بدن کو تیار کیا نہانے کے لئے جو بھی ضرورتیں ہیں وہ پوری کیں پھر شاور کے سامنے آگئے۔ اور اگر گرم پانی میں خرابی کے خطرے کے پیش نظر شاور کھلی رکھی جائے تو شاور سے پہلے پہلے میں ساری تیاری کر لیتا ہوں تا کہ جب شاور شروع ہو جائے تو پھر مسلسل اس کا جائز اور صحیح استعمال ہو۔ جتنا پانی میں بچاتا ہوں انگلستان کا اگر سارے انگلستان والے بچانا شروع کر دیں تو پانی کی مصیبت ہی حل ہو جائے۔

اب یہ جو گندہ پانی پلاتے ہیں آپ کو، وہ بدروؤں سے نکال نکال کر صفا کرتے ہیں اور پتہ نہیں کیا کیا اس میں دوائیاں ڈالتے ہیں، اللہ ہی رحم کرے۔ میں نے تو جب سے اس نظام کے متعلق معلومات حاصل کی ہیں یہ پانی پینا ہی چھوڑ دیا ہے۔ وہ بوتلیں ہمارے گھر میں استعمال ہوتی ہیں خرچ تھوڑا سا زیادہ ہے مگر یہ تو پتہ ہے جو اللہ نے پاک رزق دیا تھا وہی ہے یہ، انسان کا گند ملا ہوا رزق نہیں ہے۔ تو آسان ترکیب ہے۔ اس کو اپنے گردوپیش میں عام کریں یہ بھی تو صدقہ ہے رمضان کا۔ رمضان کے صدقے میں اس کو داخل کریں۔ **سارے امیر ممالک میں احمدی یہ جھنڈا اٹھالیں کہ ویسٹ (Waste) نہ کرو،** ویسٹ (Waste) نہ کرو، اور یہ ویسٹ (Waste) جو ہے، ضیاع، یہ امریکہ میں اتنا زیادہ ہے کہ تمام دنیا کے غریب ممالک امریکہ کا ضیاع بچانے کے نتیجے میں پل سکتے ہیں۔

خوراک کی کمی انسان کا بنایا ہوا مسئلہ ہے، اللہ کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ انسان کی خساستیں ایک طرف اور اس کی فضول خرچیاں دوسری طرف۔ ان دونوں کے درمیان یہ خوراک کے مسائل ہیں۔ جہاں دل کھول کر خوراک غریبوں کو دینی چاہئے وہاں ہاتھ روک لیتے ہیں۔ جہاں اپنے اوپر بچت سے خرچ کرنی چاہئے وہاں ہاتھ کھول دیتے ہیں۔ اور ان دونوں کے درمیان میں بنی نوع انسان مارے جا رہے ہیں۔ تمام بنی نوع انسان کے بھوکے ان مصیبتوں کا شکار ہیں۔ **تو ہمیں ہر رمضان میں ایک مہم چلانی چاہئے جو نیکی اور خیرات کو عام کرنے کی مہم ہو۔** اس رمضان مبارک میں یہ مہم بھی چلائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا فیض پہنچائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”یہی وقت خدمت گزاری کا وقت ہے اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا۔ **خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس کی راہ میں خرچ کرے گا“۔** (اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۵)

اب بخل کی جہاں تک بات ہے غریبوں پر یا دوسروں پر بخل کرنا خواہ نیک لفظوں کے ذریعے نصیحت کا بخل ہو یا خرچ کرنے کا بخل ہو، بخل کی بہت سی مختلف شکلیں ہیں ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا کہ اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے“۔ اب دیکھیں یہ بات عجیب سی ہے بظاہر۔ فرمایا بخل اور ایمان اکٹھا نہیں ہو سکتا ایک دل میں اور ایک آدمی کے پاس تھوڑا سا مال ہے وہ بخل کرے گا نا اس کے نتیجے میں۔ فرمایا جو صندوق میں بند ہے تمہارا مال وہ تو بہت تھوڑا ہے مگر تم بخل کیوں کرتے ہو کہ اللہ کے خزائن تمہارے خزائن ہیں۔ اللہ کے خزائن ختم نہیں ہو سکتے اور جب تم یہ یقین رکھتے ہوئے خرچ کرو گے کہ اللہ کے خزائن ختم نہیں ہو سکتے تو اللہ تمہارے خزائن کو ختم نہیں ہونے دے گا۔ یہ بہت عارفانہ کلام ہے اس کو غور سے سمجھیں تو زندگیاں سنور سکتی ہیں۔ ”اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے اور یقین سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے **بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے“۔** (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۹۸)۔ تو ان امور کے تمام

پہلوؤں کو پیش نظر رکھیں۔

اب یہ حصہ میں چھوڑ رہا ہوں یہ پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ ضرورتیں کیوں پڑتی ہیں الٰہی جماعتوں کو، انبیاء کو جن کے سپرد سب سے زیادہ کام ہوان کو سب سے زیادہ ضرورتیں پیش آتی ہیں۔ یہ بہت گہرا اور لمبا تفصیلی مضمون ہے۔ ضرورتیں تو پیش آتی ہیں، غریب بھی ہوتے ہیں مگر ان کی ضرورتیں پوری کرنے والا ہر وقت ان کی ضرورتیں پوری کرتا چلا جاتا ہے۔ اور چندوں کے ذریعہ جو بظاہر ابتلاء ہے غریبوں کے لئے بھی اور امیروں کے لئے بھی ان کے اموال میں بھی برکت ڈالتا ہے اور جماعت کے اموال میں بھی برکت ڈالتا ہے۔ اور جب اللہ کی راہ میں وہ بظاہر اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو اس سے پھر جماعت کے اخراجات میں بھی بہت برکت پڑتی ہے۔ یہ لمبا، تفصیلی، ایک دوسرے سے متعلق مضمون ہے جو کئی جگہ میں ظاہر کر چکا ہوں اس لئے میں اس کو اب یہاں نہیں کھولتا کیونکہ آگے ایک بہت ہی ضروری بات بھی کرنے والی ہے۔ جواب اس سال نو کی ایک عظیم خوشخبری کے طور پر میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

ایک بات یاد رکھیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کئی سال متواتر ہوتا رہا اور ہر سال ایک نئی شان سے پورا ہوا ہے اور آج کی جو صدی گزر گئی ہے اس کو ان سالوں کے ساتھ موازنہ کر کے دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے۔ سو سال پہلے جو ۱۸۹۷ء میں الہام ہوا تھا ۱۹۹۷ء میں اس نے جماعت کی تبلیغ کو پھیلانے کے نئے انتظام کر دئے۔ ۱۸۹۸ء میں جو الہام ہوا تھا اس نے بھی نئے سامان پیدا کئے ہیں اور انسان حیرت زدہ رہ جاتا ہے ان کو دیکھ کر کہ ہماری طاقت، ہمارے اختیار میں تھا ہی نہیں کہ وہ سامان پیدا کر سکتے۔ الہام کی طرف ذہن کا منتقل ہونا لازم ہے۔ انسان کو سوچنا چاہئے کہ یہ **حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام سے جو خدا نے وعدے کئے تھے ان کو پورا کرنے کے لئے جو سامان آج مہیا ہو رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہی وعدوں کے ایفاء کا ایک اظہار ہے جس کو پیش نظر رکھ کر ہمیں ممنون احسان ہونا چاہئے۔**

اب دیکھیں جہاں تک سیٹلائٹس کے ذریعے دنیا کو تبلیغ اسلام، تبلیغ احمدیت پہنچانے کا تعلق ہے یہ سلسلہ پھیلتا جا رہا تھا۔ اس سال کیا واقعہ ہوا ہے یہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ اسی سال بڑی شدت سے یہ الہام ہوا تھا۔ لکھا ہے حضرت اقدس امام الزمان سلمہ الرحمٰن کو اللہ کریم نے وعدہ دیا ہے کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ (الحکم جلد ۲۔ اگست ۱۸۹۸ء)۔ اب جلسہ سالانہ کے بعد جو ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ سامنے آیا تھا یہ تھا کہ اگرچہ ہم مجبوراً انٹرنیٹ وغیرہ کو استعمال کر کے کسی حد تک دنیا بھر کی جماعتوں کی ضرورت پوری کرتے ہیں مگر عملاً جاپان، انڈونیشیا کے بہت سے حصے، ملائشیا اور فجی آئی لینڈ اور نیوزی لینڈ یہ سارے ایم ٹی اے کی نشریات سے براہ راست استفادہ نہیں کر سکتے۔ اب یہ پریشانی تھی جس کے متعلق مختلف جائزے لینے شروع کئے۔

تو عجیب بات ہے کہ اگست ہی میں مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوتا ہے اور اگست ہی میں ہم نے یہ کام شروع کر دیا جو بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ اب جو صورت حال نئی ابھری ہے یہ سال ختم ہونے سے پہلے ایسی کمپنیوں سے قطعی معاہدہ ہو چکا ہے، دو طرفہ دستخط ہو گئے ہیں، جتنے روپے کی ضرورت تھی وہ اللہ نے ویسے ہی مہیا کر دئے اس میں کوئی کمی نہیں۔ اور یہ معاہدہ ہوا ہے ایک کمپنی کے ساتھ کہ جو نیا سیٹلائٹ وہ فروری میں شروع کریں گے، انہوں نے کہا تو نہیں مگر کہنے کی طرز یہ تھی کہ اس سیٹلائٹ کی کامیابی کی دعا تم کرو اور وعدہ ہم پورا کریں گے۔ اس میں انہوں نے ایک پوری چینل ہمارے لئے وقف کر رکھی ہے۔ اور اس **چینل کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جاپان، انڈونیشیا، ملائشیا اور جو South Pacific کے جزائر، North Pacific کے جزائر اتنا بڑا دائرہ ہے اس کا کہ سارے استفادہ کر سکیں گے اور براہ راست ایم ٹی اے کے پروگرام ان کو میسر آ جائیں گے** جس کے لئے وہ اب تک ترس رہے تھے۔ **تو نئے سال کی اس خوشخبری میں اس کو بھی بہت اہمیت ہے** ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مبارک کرے کہ یہ خوشخبریاں اللہ نے پہلے سے ہمارے لئے مقدر کر رکھی تھیں جن کو اب ظاہر فرما رہا ہے۔

اب ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ ایم ٹی اے کا آغاز جو باقاعدہ ٹیلی ویژن کے ذریعے آغاز ہوا ہے، یہ جاری ہوا ہے ایم ٹی اے کا نظام، یہ سات جنوری ۱۹۹۴ء کو ہوا تھا۔ اس طرح MTA کے آغاز کو اس سال سات جنوری کو پانچ سال پورے ہو چکے ہونگے تو پانچ سال کا سنگ میل بھی ایک اہمیت رکھتا ہے۔ اس پہلو سے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔

اب جہاں تک اگلے سال اور آئندہ صدیوں کی خوشخبریوں کا تعلق ہے اس کے متعلق اب میں ۱۸۹۹ء کا ایک الہام آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ **۹۹ء کا سال جو اب طلوع ہوا ہے یہ بہت زیادہ برکتوں کا سال ہے اس کی کچھ برکتیں وہ ہیں جو ۹۸ء کے الہامات کے نتیجے میں اس سال کو حاصل ہوئی ہیں۔ اس سال نے ۹۸ء کا ورثہ پایا اور اب ۹۹ء میں یہ برکتیں پھیلیں گی۔** اور ۹۹ء میں جو خوشخبریاں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھیں وہ اتنی عظیم الشان ہیں، صرف یہ ذکر نہیں ہے کہ تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا، وہ تو کایا ہی پلٹ گئی ہے۔ وہ دیکھ کر تو دل بلّیوں اچھلتا ہے کہ سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ نے کس طرح نئی صدی میں داخل ہوتے کے انتظام جماعت کے لئے کر رکھے ہیں اور پہلے ہی سے کیا فیصلے کئے ہوئے تھے۔

الہامات کی اب شوکت دیکھئے۔ الہام ۱۸۹۹ء "مبشروں کا زوال نہیں ہوتا۔ گورنر جنرل کی پیش گوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا"۔ مبشروں کا زوال نہیں ہوا کرتا باقی سارے زوال میں چلے جائیں۔ جماعت احمدیہ سے جو اس مبشر نے وعدے کئے تھے جس کو خدا نے وعدے دئے، مسیح موعود علیہ السلام، یہ وہ ذکر ہے۔ فرمایا مبشروں کا زوال نہیں ہوا کرتا۔ یہ ناممکن ہے۔ اور اب کیا وقت ہے؟ گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔ حاشیہ میں فرمایا "ہمارا نام حَکَمِ عام بھی ہے"۔ حَکَمِ عام یعنی عام حَکَم بنایا گیا ہے، خدا تعالیٰ نے عام حَکَم بنا دیا ہے مسیح موعود علیہ السلام کو۔ حَکَم عَدَل جو پیشگوئیوں میں نام آیا تھا تو فرمایا حَکَمِ عام ایک نام ہے ہمارا اور انگریزی ترجمہ کیا جائے تو گورنر جنرل ہی ہوتا ہے۔ تو اس لئے جو الہام کے لفظ ہیں گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے، یہ اسی حَکَمِ عام کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اسی وقت کی تعبیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی سمجھا تھا کہ اب میری پیشگوئیاں جو جلال والی پیشگوئیاں ہیں، جمال کی ایک نئی شان ابھرنے والی ہے ان کا وقت آگیا ہے یہ ۱۸۹۹ء کی پیشگوئی تھی اب ۱۹۹۹ء ہے اور وہ وقت آگیا ہے۔

آپ حیران ہونگے یہ موازنہ کر کے کہ **سو سال پہلے جس سال مسیح موعود علیہ السلام کو کوئی الہام ہوا بعینہٖ اُسی سال خدا تعالیٰ نے اِس صدی میں ہمارے سامنے اُس کے پورا ہونے کے عظیم الشان ذرائع مہیا فرما دئے اور عظیم الشان طریق پر اُسے پورا کر دیا** ۔ اب یہ کیا ہونے والا ہے اس کے متعلق میں ابھی تفصیل سے آپ کو نہیں بتا سکتا کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ کیا ہونے والا ہے لیکن اب وقت کھلے گا اور آپ کو بتاتا چلا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو ۹۹ء کے الہامات ہیں وہ انشاء اللہ اس سال جلسہ سالانہ پر آپ کے سامنے پورے رکھوں گا۔ کیا ہونے والا ہے، کی بہت سی تفصیل ہے ان الہامات پر غور کرنے سے معلوم ہو جائے گی اور جس طرح پہلے الہام لفظاً لفظاً پورے ہوتے رہے ہیں۔ انشاء اللہ ۱۸۹۹ء کے الہامات بھی لفظاً لفظاً پورے ہوں گے۔

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس الہام کی طرف توجہ اچانک کس طرح ہوئی حالانکہ یہ میرا طریق ہے کہ ہر سال کے الہامات اُس سال کے آخر پر بیان کیا کرتا ہوں۔ ۹۸ء کے الہامات کی بات تھی ۹۹ء کا کیسے ذکر شروع ہو گیا۔ اس کی طرف بھی توجہ پھیرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اپنے بندے کو ذریعہ بنا دیا۔ اور وہ مسعود احمد دہلوی صاحب ہیں۔ مسعود دہلوی صاحب کو یہ سارا لکھنے کا موقعہ اس لئے پیش آیا کہ انہوں نے ۱۹۹۳ء میں ایک رؤیا دیکھی تھی جب MTA کا آغاز ہوا تھا اور نشریات پھیلنی شروع ہوئی تھیں۔ وہ کہتے ہیں اس وقت میں نے رؤیا دیکھی تھی اور مجھے وہم بھی نہیں تھا کہ اس تفصیل سے پوری ہوگی لیکن یہ الہام میری نظر سے گزرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تو فوراً دل نے یہ تعلق جوڑ لیا اور اب میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ رؤیا کیا تھی۔ وہ رؤیا بہت مبشر ہے لیکن اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ الہام یعنی رؤیا کے

ذریعے احمدیوں کے دل پر بھی نازل ہو رہا ہے اور ان کو تیار کیا جا رہا ہے کہ ان خوشخبریوں کے پورا ہونے کے دن آگئے ہیں۔

میں اب ان کی تحریر آپ کے سامنے پڑھ کے سناتا ہوں۔ "مئی ۱۹۹۳ء میں دیکھا کہ مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے طلب فرمایا ہے"۔ اب لفظ مسعود جو آپ کا نام ہے اس میں بھی مبارک خوشخبری ہے۔ یعنی صرف مسعود دہلوی صاحب کو کیوں طلب کیا گیا اور بھی بڑے مخلص بندے موجود تھے۔ لیکن یہ بھی بہت مخلص ہیں اس میں بھی سند ہو گئی لیکن نام مسعود میں ایک حکمت ہے کہ دَورِ سعید آنے والا ہے ، ایک ایسا دور آنے والا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے مسعود دَور قرار دیا ہے۔ کہتے ہیں : "طلب فرمایا۔ میں خوشی خوشی ایک بہت کشادہ سڑک پر جا رہا ہوں"۔ اب کشادہ سڑک بھی نمایاں طور پر ذہن نشین ہوئی ہے۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ترقی کے لئے سڑکیں کشادہ کر دی ہیں۔ یہ ضمنابات کرتے ہیں مگر خواب میں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ترقی کے لئے سڑکیں کشادہ کر دی ہیں یہ ضمنابات کرتے ہیں مگر خواب میں جو باتیں ذہن میں نقش ہو جائیں وہ اہمیت رکھتی ہیں۔ ۱۹۹۳ء کی خواب میں ایک سڑک کی کشادگی ان کے ذہن پر نقش رہی ہے۔ "پھر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت عظیم الشان عمارت کے وسیع کمرے میں داخل ہوتا ہوں"۔ یہ عمارت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہے اور بہت عظیم الشان ہو چکی ہے اور ہوتی چلی جائے گی وہاں۔ "اس میں ایک بہت بڑی اور نہایت شاندار میز کے ساتھ ایک بہت شاہانہ کرسی پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سربراہ مملکت کی حیثیت سے رونق افروز ہیں"۔ اب وہ گورنر جنرل کی پیشگوئی کو یاد رکھیں۔ یہ سربراہ مملکت کی حیثیت سے ان دونوں باتوں کا آپس میں ایک تعلق واضح اور ٹھوس طور پر قائم ہو جاتا ہے۔ "میز پر حضور کے دائیں بائیں فائلیں اور کاغذات" دستخط کر رہے ہیں یہاں فیصلہ ہو رہا ہے، اس پر فیصلہ ہو رہا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رؤیا میں جو مسعود دہلوی صاحب نے دیکھا تھا آج کل حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی غلامی میں میں بالکل یہی کرتا ہوں۔ میز میری فائلوں سے بھری ہوئی ہوتی ہے اور ملاقاتیوں کے آنے سے پہلے کافی سمیٹنی پڑتی ہیں اِدھر اُدھر اور جب کوئی نہ ہو تو انبار لگے ہوتے ہیں فائلوں کے۔ کبھی دائیں طرف کے فیصلے ہو رہے ہیں کبھی بائیں طرف کے فیصلے ہو رہے ہیں۔ کبھی شمال کے، کبھی جنوب کے اور عموماً میں بعض فائلیں ایک طرف رکھتا جاتا ہوں بعض فائلیں دوسری طرف رکھتا جاتا ہوں۔ جو نسبتاً عام ہیں وہ ایک طرف اور جن کو خصوصیت سے دوبارہ دیکھنا ہے وہ میں الگ رکھتا ہوں تو اسی طرح کا ایک نظارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسعود دہلوی صاحب کو دکھایا گیا۔ "میں کمال درجہ ادب واحترام سے السلام علیکم عرض کرتا ہوں۔ حضور علیہ السلام وعلیکم السلام فرمانے کے بعد اپنے بائیں ہاتھ رکھے ہوئے کاغذات میں سے ایک فل سکیپ کاغذ اٹھاتے ہیں"۔ یہ لفظ فُل سکیپ اصل میں Fool's Cap ہے۔ اس سے بنا ہوا ہے۔ پرانے زمانے میں پاگلوں کی یہاں جو ہوتے ہیں مسخرے، بچے ان کے لئے ایک مسخری سی کیپ بنایا کرتے تھے کاغذ کی۔ وہ جتنے کاغذ میں بنتی تھی انہوں نے اسی کو فل سکیپ کہہ دیا ہے اور اب وہ سائز رائج ہی ہو گیا دنیا میں۔ تو وہ کاغذ جو اس سائز کا ہو جس کی یہ ٹوپیاں بنایا کرتے تھے اس کو آج کل فولز کیپ نہیں کہتے بلکہ فُل سکیپ کہہ دیتے ہیں تو یہ ایک فل سکیپ کاغذ ہے جس پر آپ لکھ رہے ہیں۔ ایک "کاغذ اٹھاتے ہیں اور اسے کسی قدر بلند آواز سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جو تمام تر بشارتوں پر مشتمل ہے"۔ اب پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔ یاد رکھیں اور مسعود دہلوی صاحب کو کیا دکھایا گیا تھا جو اتنے کاغذات ہیں ان کا ذکر تو چھوڑیں ایک کاغذ اٹھاتے ہیں جس پر بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو اب پوری ہونے والی ہیں۔ "حضور پھر مجھے واپس جانے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں۔ سلام عرض کرنے کے بعد الٹے قدموں دروازے تک واپس آتا ہوں اور اس بارے میں خاص احتیاط کرتا ہوں کہ میری پیٹھ حضورؑ کی طرف نہ ہو" (علیہ السلام) "کمرہ سے باہر آکر میں خوشی سے جھوم رہا ہوں کہ مجھے حضور علیہ السلام کی زیارت بھی نصیب ہوئی اور حضور کی زبان مبارک سے بشارتیں سننے کی بھی سعادت میرے حصے میں آئی۔ آنکھ کھلنے پر مجھے وہ بشارتیں یاد نہ رہیں"۔ وہ تو یاد رہ بھی نہیں سکتی تھیں۔ بے شمار بشارتیں ہیں جو پوری ہونے والی ہیں جب وقت آئے گا تو نظر آجائے گا۔

یہ لکھتے ہیں : "آنکھ کھلنے پر وہ بشارتیں یاد نہ رہیں۔ خدا نے چاہا تو ۱۸۹۹ء کے عربی الہام لَنَنْسِفَنَّ نَسْفاً کو پورا ہوتا دیکھیں گے"۔ یہ انہوں نے اپنی طرف سے ایک توجیہہ پیش کی ہے اس کا رؤیا کے ساتھ اس طرح تعلق نہیں۔ تو کہتے ہیں کس طرح اللہ دشمنوں کی خاک اڑا دے گا اور جماعت کو غیر معمولی ترقیات عطا فرمائے گا۔ اس مضمون کو ہم انشاء اللہ ۱۹۹۹ء میں دیکھیں گے۔ اور مجھے کامل یقین ہے، ایک ذرہ بھی اس بارے میں تردّد نہیں کہ دیکھیں گے اور ضرور دیکھیں گے۔ **اللہ جب فیصلہ کرے گا کہ جماعت کو خوشخبریاں ملیں تو کوئی دنیا کا ہاتھ نہیں جو ان خوشخبریوں کو روک سکے۔**

اس کے بعد پھر ایک دفعہ مبارکباد آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ **آپ کو اب پوری طرح علم ہو گیا ہے کہ نیا سال بہت خوشخبریوں والا چڑھا ہے۔** رمضان میں یکم جنوری کا آنا ویسے ہی مبارک ہے۔ اور یہ بھی عجیب شان ہے اللہ کی کہ اس سال ۹۹ء میں جو رمضان ہوگا آخر یہ وہ آخری رمضان ہے جس میں یکم جنوری ہو گی۔ اب یہ دیکھنے میں چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں مگر بہت گہری ہیں، بہت گہرا تعلق رکھنے والی باتیں ہیں۔ تو یہ رمضان ۹۹ء تک جب بھی آئے گا ہمارے لئے خوشخبریاں لے کے آئے گا۔ اللہ ایسا ہی کرے۔